کلوننگ اور انسانی فوٹو کاپی کا مسئلہ

مولانا مفتی نظام الدین صاحب:

جناب کا گرامی نامہ متعلقہ (کلوننگ) یا انسانی فوٹو کاپی کا مسئلہ ملا، اور خاص کر جدہ و مراکش کے اس موضوع پر سمیناروں میں کچھ عرض کر دینے کا اشارہ بھی آپ کے خط سے ملتا ہے۔ احقر کی کیا بساط کہ اس پر کچھ قلم فرسائی کر سکے البتہ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی اور اس کا اعجاز ہے آج سے دس برس قبل (کلوننگ) انسانی فوٹو کاپی کے سلسلہ میں احقر کے قلم سے اس موضوع پر ایک جامع و مانع حکم شرعی اللہ تبارک و تعالیٰ نے نکلوا دیا جو کلوننگ کے ہر شق کے حکم کو حاوی ہے اور "منتخبات نظام الفتاویٰ" کے باب الحظر والاباحۃ کے صفحہ ۳۴۰ سے ۳۴۱ تک پھیلا ہوا ہے حضرت مولانا عبد اللہ سلیم صاحب پسر جناب مولانا محمد نعیم صاحب شیخ الحدیث وقف دار العلوم دیوبند کے واسطے سے امریکہ سے آیا تھا، ملاحظہ فرما لیجیے۔ اس میں ایجاز کے ساتھ انسانی فوٹو کاپی سے متعلق ہر شق کا حکم شرعی اور دلیل عقلی ہے جو متعقل من الکتاب والسنۃ ہے اور جس کو دلیل لمی یعنی دلیل عقلی متعقل من الکتاب والسنۃ بھی کہا جا سکتا ہے، مدلل و مفصل طور پر ہر پہلو کو لیتے ہوئے بیان کر دیا ہے اور آج کل جو سمینار جدہ و مراکش وغیرہ میں ہوا ہے سب کے بارے میں بھی احقر کے نزدیک حکم شرعی وہی ہے جو احقر کے اس طویل و عریض تحریر میں ایجاز کے ساتھ اللہ نے کہلوا دیا ہے اسی میں غور فرما لیا جائے تو مزید کچھ لکھنے کی حاجت نہ رہے گی، البتہ صرف کچھ وضاحت کے طور پر عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، اس لیے کچھ تھوڑا سا عرض ہے کہ مراکش کا سمینار تو بالکل قابل اعتناء نہیں ہے بلکہ اس کا ڈگر نہایت خطرناک ہے جو ابھی واضح نہ ہو مگر بعد میں واضح ہو جائے گا۔

البتہ جدہ کا سمینار کچھ غنیمت ہے اور قابل توجہ ہے مگر تشنہ ہے اس لیے اس کی تشنگی دور کرنا ضروری

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابو زرعہ)

ہے نیز اس کے وضاحت کی بھی ضرورت ہے اس لیے یہ سمجھیے کہ قرآن پاک اللہ کا کلام ہے جو جوامع الکلم بھی ہے یعنی جو اپنے کلام کے تمام مندرجہ پر شامل ہے اور سب کا واضح کرنے والا بھی ہوتا ہے اور معجز بھی ہے اور اسی طرح معجز بھی ہے۔ اور ایک جگہ ارشاد باری ہے،

وما ارسلناک من رسول الا لیطاع۔ الآیہ

اور ایک جگہ ارشاد باری ہے،

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا۔

ان نصوص کا اور ان جیسے نصوص کا تقاضہ یہ ہے کہ ان نصوص سے ذرا سا بھی ادھر ادھر نہ ہٹا جائے اگر سر مو بھی ادھر ادھر ہٹا جائے گا تو گمراہی میں پڑ جانے کا شدید خطرہ ہو جائے گا۔ کما دل علیہ قولہ تعالیٰ:

ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق عن دینکم۔ الآیہ۔

ترجمہ، بلا شک و شبہ کے یہ دین میرا سیدھا راستہ ہے صرف اسی کی اتباع کرو اور اس کے علاوہ کسی اور ڈگر یا راستے کی خواہ کتنا خوشنما ہو ہرگز ہرگز اتباع نہ کرو، ورنہ یہ چیز تم کو اللہ کے راستہ سے اور تمہارے دین سے ہٹا دے گی جو خاص قسم کی گمراہی میں ڈال دے گی۔

نیز حدیث پاک میں ہے: اوتیت جوامع الکلم یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جوامع الکلم سے نوازا ہے، پس آپ کے جوامع الکلم میں بھی تمام مندرجات شامل ہو جاتے ہیں، لہٰذا ان سے بھی سر مو اختلاف یا خروج جائز نہ رہے گا، علاوہ ازیں حضرت رسالت مآب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت سے نیز صحابہ کرام کی فدائیت سے آیات واحادیث کے ظاہر و باطن پر پورا پورا عمل کرنے کی برکت سے تمام آیات واحادیث کے تمام مندرجات بآسانی منکشف ہو کر پوری بات واضح ہو جاتی تھی اور کوئی اشکال باقی نہیں رہتا تھا، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد بھی صحابہ وتابعین وغیرہ حدیث وقرآن کے ظاہر و باطن پر پورا پورا عمل کرنے کی برکت سے ان پر بھی تمام مندرجات نصوص اچھی طرح منکشف ہو جاتے تھے، اور ان کے سامنے بھی حدیث وقرآن کے علاوہ کوئی تصور نہیں رہتا تھا اور مندرجات نصوص بآسانی سمجھ کر حق مان لیتے تھے۔ کما

دل علیہ قولہ تعالیٰ: علی بصیرۃ اناومن اتبعنی) پھر چونکہ یہ دین قیامت تک باقی رہنے والا دین ہے اور آخرالادیان ہے اور تمام ادیان کے لیے ناسخ بھی ہے اور تمام احکام خداوندی معلوم کرنے کا ذریعہ صرف یہی احادیث وآیات تھیں اور ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پورے عالم کے لیے عالم الغیب والشہادۃ بھی ہیں اور ہر انقلاب کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تھا اور ہے ۔(کما دل علیہ قولہ تعالیٰ:

هوالاول والآخروالظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم۔

اس لیے یہ بھی جانتے تھے کہ مرورزمانہ سے بہ تقاضائے بشریت صحابہ وتابعین کے بعد لوگوں میں عام طور سے نہ تو صحابہ وتابعین جیسی فدائیت اور فنائیت وہمت باقی رہے گی اور نہ توان جیسی یکسوئی باقی رہے گی۔ اس لیے ہماری مراد سمجھنے میں دشواری ہوسکے گی (اس لیے اللہ جل وعلیٰ کی شان کریمی نے امت پر مزید کرم یہ بھی فرمایا کہ اپنے کلام کو اس طرح نازل فرمایا کہ بعض آیات بعض کے لیے بیان اور بعض احادیث بعض کے لیے بیان ومددگار بن جائیں

بعض القرآن يبين لبعض وبعض الآيات يبين لبعض ایسے ہی بعض الاحاديث يبين لبعض) اور ان کی مدد اور بیان سے ہمارے کلام کو اور ہمارے منشاء کو سب لوگ اچھی طرح سمجھ سکیں گے اس سلسلہ میں آیات واحادیث تو بے شمار ہیں ان سب کو لکھنے میں تطویل ہوگی۔ اس لیے اسی کے قبیل کی محض ایک آیت جو اس مذکور مقصود کے علاوہ اور بھی حقائق وحکم پر مشتمل ہیں بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:

تبارك الذى بيده الملك وهو على كل شئ قدير خلق الموت والحيوة ليبلوكم ايكم احسن عملا۔ (۱)

ترجمہ: یعنی پوری قابو یافتہ صرف وہ ذات ہے جس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہتیں ہیں اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے اور اسی نے موت وحیاۃ کو اس لیے پیدا فرمایا ہے کہ اس کے ذریعہ سے تم کو جانچے اور تم سب پر اپنی حجت تمام کردے تاکہ تم سب لوگ جان لو، یعنی تم سب پر بھی خوب واضح کردے کہ کون کتاب وسنت کے مطابق عمل کرتا ہے اور کون عمل کرنے میں اچھا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تو سب چیزیں بلاشبہ عیاں اور ظاہر ہیں۔

---

(۱) سورۃ الملک پ ۲۹

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)

اسی طرح ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھانے کا ایک اور معیار بھی بیان فرمایا ہے اور اپنے بے پایاں شفقت سے دنیا سے تشریف لے جانے سے کچھ قبل بطور وصیت کے بیان کرتے ہوئے تنبیہ فرماتے ہیں۔

انی ترکت فیکم امرین لن تضلوا بہما کتاب اللہ وسنة رسولہ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔

کیوں کہ اس حدیث میں لفظ (لن) جو آیا ہے وہ نفی تاکید در مستقبل ہے جو زمانہ اخیر تک کے لیے ہے۔ کما ھو مسلم عند اھل اللسان۔ اور اسی جانب اشارہ اس آیت کریمہ میں بھی ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ۔

اور اس کا واضح مفہوم یہی ہے کہ قیام قیامت اور صبح قیامت تک جو شخص بھی ذرہ برابر نیک کام کرے گا اس کو وہ دیکھے گا اور انعام پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر بُرا کام کرے گا وہ اس کو دیکھے گا اور عذاب پائے گا۔ اور دیکھے گا کا ظاہر متبادل مفہوم یہی ہے کہ ان سب کا حساب دینا بھی پڑے گا۔ لہذا صبح قیامت تک کے لیے یہ تنبیہ اور وصیت بلاشبہ باقی رہے گی، ان تمام مذکورہ نصوص سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ مندرجات نصوص قرآنی وحدیثی سمجھنے کے لیے سرمو بھی ان کے مفہوم سے ادھر ادھر ہٹنے کی اجازت نہیں ہے ورنہ گمراہی کا دروازہ کھلے گا۔ خاص کر یہ آیت کریمہ:

ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوا ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ۔

یعنی اس حرکت سے دین حنیف سے ہٹ کر گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

بلاشک وشبہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تم لوگ اسی کی اتباع کرو اور علاوہ ازیں دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو ورنہ یہ چیزیں تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹا دیں گی۔

خاص کر یہ آیت کریمہ ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ۔ اور منسلکہ مطبوعہ تحریر کے صفحہ ۳ میں متعدد ترغیبی اشارے اس حکم کے خلاف

عمل کرنے کے لیے ملتے ہوئے نظر آتے ہیں جیسے یہ عبارت لقیحہ مصنوعی طور پر علیحدگی کا تجربہ جانوروں میں کیا جا چکا ہے، لیکن ایسا تجربہ انسان کے اندر اب تک نہیں ہو سکا اسے ایک قسم کی کلوننگ شمار کرتے ہیں، کیوں کہ اس سے مشابہ نسل تیار ہوتی ہے۔ اس عمل کو "استنساخ بالتشطیر" کا نام دیا گیا ہے۔

ان عبارتوں میں حیوانات ونباتات کے کلوننگ کے حالات پر جسم انسانی کلوننگ کو اعتبار کرنے کا اشارہ ملتا ہے جو بالکل خلاف عقل و دانش ناجائز ہوگا، اور طرح طرح کی بہیمیت و بے شرمی و حیا سوزی اور بے عزتی کے حالات پر مشتمل ہوگا جس کی شرعاً قطعاً اجازت نہیں، اس لیے عبارت کو مطبوعہ مضمون سے بالکل نکال دینا ضروری ہے اصل بات یہ ہے کہ ان نئی روشنی والوں کو اور ان جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو اس آیت کریمہ

سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذلک لاٰیات لقوم یتفکرون۔

ترجمہ یعنی اللہ نے اشرف المخلوقات (انسان) کے لیے تمام عالم سفلیات مسخر کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے سوچیں اور اللہ کو پہچانیں اور اللہ کی قدرت کاملہ کو سمجھ کر اللہ پر ایمان لائیں۔

چنانچہ کرہ ارض، کرہ ما، میں سمندر وغیرہ اور کرہ ہوا، کرہ نار بلکہ اس کے اوپر بھی اس حصہ میں جس میں چاند ستارے اور تمام سیارات گردش کرتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے وکل فی فلک یسبحون۔ یعنی یہ سب سیارے اسی دائرے مکفوف میں تیرتے ہیں اسی طرح،

زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد (الآیۃ)

تاکہ تم غور وفکر کر کے خدا کی مزید معرفت حاصل کرو اور ان تمام عطیہ تسخیرات کی حقیقت صرف تسخیر علمی اور معلوماتی قرار دو تاکہ اس تسخیر علمی کے ذریعے سے تم خدا کی مزید معرفت حاصل کرو اور پہچانو، اس تسخیر میں تم کو تسخیر تخلیقی نہیں دی گئی ہے۔ ذرا غور کرو اور عقل سے کام لو تو واضح ہو کر حقیقت منقح ہو جائے گی۔ مثلاً اسی کروموزوم وغیرہ میں غور کرو اور دیکھو کہ مادہ (مؤنث) میں نطفہ کے انڈے اور موروثی تھیلی آپس میں ملنے سے تقسیم نسل وغیرہ میں جو طاقت ملتی ہے اگر اللہ تعالیٰ پیدا نہ کریں تو کون طاقت ہے جو پیدا کر دے، یا انڈے ہی اللہ پیدا نہ کرے تو کون طاقت ہے جو اسے پیدا کر دے۔ محض اللہ کی طاقت سے پیدا کرنے کو تم بھی سمجھتے اور مانتے ہو اسی طرح حیوانات ونباتات وغیرہ میں جو مادہ نسل پھیلانے اور بڑھانے کے ذریعہ ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو روک لیں نہ پیدا فرمائیں تو کون طاقت ہے جو پیدا کر سکے، اس کمزوری و مجبوری کو مانتے اور دیکھتے ہوئے بھی اس تسخیر علمی ومعلوماتی کو تخلیقی کیسے کہہ

سکے تھو اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (الا لــه الخلق والامر) واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ تخلیق اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے محض اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے۔ پھر اللہ کریم نے لوگوں کو مزید معرفت دینے کے لیے اور اپنی مزید معرفت کاملہ اور مزید حق واضح کرنے کے لیے کچھ ایسی آیات بھی نازل فرمادیں جو بداہۃً خرق عادت اور معجزہ ہونے پر صریح دال بن جاتی ہیں اور ایسی لاجواب ہوجاتی ہیں کہ بغیر معجزہ خداوندی مانے ہوئے عقل سمجھنے سے عاجز و درماندہ رہ کر ماننے پر مجبور کررہی ہے، مثلاً جب حضرت زکریا[ع] نے حضرت مریم کے پاس بے موسم تازہ پھل دیکھے اور پوچھا:

یامـریـم انّٰی لكِ هذا قالت مـن عنـد اللّٰـه فهنالك دعا زكريا ربــه

اور اس سوال وجواب سے حضرت زکریا میں معرفت الٰہی کا ایک باب منکشف ہوگیا اور فوراً اولاد کے لیے دعا کرنے لگے، اور دعا قبول بھی ہوگئی اور حضرت یحییٰ کے پیدا ہونے کی خوشخبری بھی مل گئی اور یحییٰ[ع] کے پیدا ہونے کی بشارت کے بعد بتقاضائے بشریت استعجاب ہونے لگا کہ میری بیوی مکمل بانجھ ہے اور میرے سارے اسباب ولادت ختم ہوچکے ہیں تو یہ بچہ کہاں سے پیدا ہوگا اور کہہ اٹھے:

رب انی یکون لی غلام وقد بلغنی الکبر وامرأتی عــاقــر

توجواب ملا اور اللہ نے فرمایا:

كـذلك اللّٰـه يـفـعل مايشاء قال رب اجعل لی آيـة قال آيتك الا تـكلم

النـاس ثـلاثـة ايّام الا رمـزًا۔

تـرجمہ: اللہ نے فرمایا کہ اسی طـرح ہم بلا اسباب کے اور بطور خرق عادت اور بطور معجزہ کے پیدا کرتے ہیں پھر حضرت زکریا نے جرأت کرکے بصورت ناز پوچھا کہ علامت کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم تین دن تک لوگوں سے بول نہ سکوگے، صرف اشارہ کروگے۔

یہ آیت کریمہ تحقیق معجزہ اور تحقیق خرق عادت کے تحقق پر نص قطعی ہوگئی ہے۔ پھر اسی طرح حضرت مریم جب غسل جنابت کے لیے تنہائی میں گئی تھیں تو ایک تندرست فرشتہ نمودار ہوا اور کہا کہ تمہارے بطن سے بغیر باپ کے ایک جلیل القدر نبی (عیسیٰ) پیدا ہوں گے، جن کے یہ یہ مناقب وفضائل ہوں گے میں اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تو بے ساختہ پناہ مانگی،

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہوجاتا

اعوذ بالرحمٰن منك ان كنت تقيا ۔

پھر کہا جب مجھے کسی بشر نے چھویا ہی نہیں تو بچہ کیسے پیدا ہوگا، تو جواب ملا کہ اسی طرح خرق عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ پیدا فرما دیں گے۔ پھر یہ آیت پڑھی:

كذلك يخلق ما يشاء اذا قضىٰ امرًا فانما يقول له كن فيكون۔ (۱)

خرق عادت کا صحیح واقعہ ہے۔

پھر اسی طرح حضرت مریم کے حمل کا واقعہ دیکھئے تفصیل سے قرآن پاک میں مذکور ہے:

فنفخنا فيه من روحنا فتمثل لها بشرًا سويا۔ (الآية)

کہ جب غسل کرنے کے لیے تنہا مکان میں گئیں اور پردہ ڈال لیا تو فرشتہ بصورت انسان آیا تو اس کی جانب نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا، بلکہ منھ پھیر لیا اور پناہ مانگنے لگیں کہ دور ہو جا انی اعوذ بالرحمٰن منك ان كنت تقيا فرشتہ نے کہا کہ میں آپ کے رب کا بھیجا ہوا رسول ہوں تاکہ تم کو ایک غلام ہبہ کردوں۔ پس جب حضرت مریم کو اس کی گفتگو سے اور سیاق و سباقِ کلام سے اندازہ ہو گیا کہ واقعی یہ شخص انسان نہیں ہے بلکہ فرشتہ ہے تو اس کی جانب متوجہ ہوئیں اور کہنے لگیں کہ مجھے لڑکا کیسے ہو جائے گا، مجھے تو کبھی کسی انسان نے چھویا تک نہیں ہے، یہ تو عادت اللہ کے خلاف ہے۔ تو اس فرشتہ نے کہا کہ اسی طرح خرق عادت کے طور پر تم کو لڑکا ہو جائے گا، تو حضرت مریم کو استعجاب ہوا۔ اور فرشتہ نے کہا کہ آپ کے رب نے کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور یہ اس لیے کروں گا تاکہ اس لڑکے کو تمام لوگوں کے لیے ایک علامت اور رحمت بنا دوں اور یہ بات تو اللہ پاک کے وہاں طے شدہ بات ہے اتنا کہتے ہی حضرت مریم حاملہ ہو گئیں۔

یہ گفتگو کھلی دلیل ہے کہ اتنے گفتگو اور سوال و جواب سے لگا ہیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو گئیں اور اسی حالت میں حمل قرار پا گیا اور حضرت مریم کو حمل ہو جانے کا یقین ہو گیا مگر بشری تقاضہ سے کچھ سوال و جواب کے بعد خاموش ہو گئیں اور مطمئن ہو گئیں اور یہاں تک کہ پھر جب ایام مخاض آ گیا تو فرشتہ پھر نمودار ہوا اور بطور خرق عادت کے کچھ تعلیم فرمائی۔ مثلاً خشک کھجور کے نیچے جا کر پہونچ تو تیرے نیچے عمدہ پانی پیدا کر دیں گے اور یہ خشک درخت ہلانا تو تازہ پھل کھجور کے گریں گے وغیرہ ذلک۔

---

(۱) سورہ آل عمران۔ رکوع ۴۔

غرض کہ متعلق کلام ربانی اور قرار حمل کے واقعہ سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے جتنا ابھی بیان ہوا اور بقیہ اور باتیں جیسے احصان فرج اور نفخ روح کا نفخ روحانی تھا یا جسمانی تھا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور مجمل اور آیات متشابہات واحوال مبہمات کے قبیل سے ہوئے اور جب تک صحیح حدیث (انی ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم) میں مذکور ہے ان میں سے کوئی امر ثابت نہ ہو، محض اپنی عقل وفہم سے یا اسرائیلیات کی روایات سے اس کے بارے میں کچھ کہنا علم شرع سے خروج نظر آتا ہے، اسی طرح یہ بھی ایک موقع تھا کہ اس وقت کلوننگ یا انسانی فوٹو کاپی یا فوٹو کاپی نیوکلیس میں متعدد کروموزم وغیرہ کے کچھ افعال کی جانب بھی کچھ اشارہ کردیا جاتا مگر اس سے صرف نظر کرکے اور اس کو اپنے خاص علم میں محفوظ رکھتے ہوئے فرمادیا گیا کہ یہ خرق عادت کی چیز ہے، تم لوگوں کی عقل وفہم سے باہر اور بالاتر ہے، مگر یہ بھی سمجھ لو کہ یہ خلاف عقل نہیں ہے بلکہ تمہاری عقول اگرچہ عقول متوسطہ ہوں یا عقول عالیہ ہوں سب ان باتوں کی حقیقت ورمز سمجھنے سے عاجز درماندہ ہیں۔ ہم اسی مضمون میں سے پہلے کچھ تفصیل سے اس کو بیان کرآئے ہیں اور اب پھر بیان کررہے ہیں کہ اس کے درپے ہونے میں اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور دربار خداوندی میں گستاخی ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں غور کرنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ جب یہود نے بطور امتحان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارے میں پوچھا تھا، صاف صاف جواب دیا گیا کہ کہہ دیجئے کہ

الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔

اس آیت کریمہ میں ان معاملات میں پڑنے سے روک دیا ہے اور وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً میں ان چیزوں میں پڑنا بڑی گستاخی قرار دیا گیا ہے اور اسی وجہ سے احقر نے عرض کیا تھا کہ اس سیمینار میں تشنگی ہے اس کو دور کردینا ضروری ہے (اور اب) اسی دعاء کے ساتھ ہی اللہ تعالی ہم سب کو فہم سلیم، ذوق صحیح عطا فرمائے اور اب مزید بیان کو گستاخی قرار دے کر ان کو ختم کرتا ہوں۔ فقط

واللہ تعالی اعلم

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)